بیان (درس حدیث)

ضبطِ تحریر: حافظ محمد نوید

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

(مجلس ذکر، دارِ بنی ہاشم ملتان)

تین سنہری باتیں

الحمد للّٰہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین الصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ المجتبیٰ،امابعدفاعوذ با للہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوازًا عظیماً ،صدق اللہ مولانا العظیم ۔

بزرگو دوستو! ہر ذی روح کامیاب زندگی گزارنے کا خواہش مند ہے۔ چیونٹی کم عقل نہیں ہے جتنی عقل اللہ پاک نے اسے عطا فرمائی ہے اتنی عقل کے مطابق وہ کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہے، آپ تجربہ کرلیں ہر ذی روح محنت کرتا ہے مکھیاں بھی محنت کرتی ہیں، مچھر بھی محنت کرتے ہیں، اپنے اپنے مفاد اور کامیابی کے لیے' بھڑ کو دیکھیں' اپنا چھتہ بنانے کے لیے کیسی محنت کرتی ہے۔ اللہ پاک نے بھی قرآن مجید میں مچھر مکھی کی مثالیں دی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اس کا دائرہ کار دوسری مخلوقات سے مختلف ہے۔ بندہ بدرجہا اولیٰ اور افضل ہے اس بات پر اُسے کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ لوگوں نے کامیاب زندگی یہ سمجھ لی ہے کہ ان کے پاس مال ہو کوٹھی ہو، بینک بیلنس ہو، ڈگریاں ہوں، عہدہ ہو۔

لیکن اللہ جل شانہ نے کامیابی کا معیار جو مقرر فرمایا وہ یہ ہے کہ **ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما** ''اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے' اس نے پائی بڑی مراد۔'' (احزاب:۷۱) کامیابی اللہ اور اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے دنیا کے اسباب اختیار کرنے میں نہیں ہے اگر ہم اللہ اور رسول کی اطاعت میں لگ جائیں اور پھر یہ تصور کریں کہ اب ناکام ہو جائیں گے۔ یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ آپ نے فرمایا تین باتیں تباہ کرنے والی ہیں اور تین باتیں نجات دینے والی ہیں نجات دینے والی باتوں میں سب سے پہلی بات رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمائی کہ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے مقام کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ دل کی طرف اشارہ فرمایا ''التقویٰ ھٰھنا، التقویٰ ھٰھنا، التقویٰ ھٰھنا'' جس آدمی کے دل کے اندر اللہ کی عظمت موجود نہیں' اس کے مالک ہونے کا اقرار دل سے نہیں ہے، ظاہری

اعمال میں ڈرتا ہے تو وہ دھوکہ کرتا ہے۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کامیابی کی دوسری بات حق بات کہنا ہے، سیرت پڑھیے چالیس سال کے عرصے میں آپ ﷺ کو کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑی بہت خوشحال زندگی تھی سکون والی زندگی تھی اس لیے کہ اس وقت آپ کو اعلان نبوت کا حکم نہیں ہوا تھا، جیسے ہی آپ کو حکم ہوا کہ میری توحید بیان کرو، اپنی نبوت بیان کرو، لوگوں کو کہو تم عارضی طور پر بسائے گئے ہو۔تو پہلی بات پر اختلاف ہو گیا ایک مرتبہ (استغفر اللہ) ابولہب کے بیٹے عتیبہ نے چچا (ابوطالب) کی موجودگی میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ مبارک پر تھوکا اور آپ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نسبت (منگنی) ختم کر دی۔سیدہ کی عتیبہ سے صرف نسبت ہوئی تھی، رخصتی نہیں ہوئی تھی۔جس چچا کی تم تعریف کرتے ہو کہ وہ پاسبانِ رسول ہیں۔وہ چچا پاس بیٹھے ہوئے تھے، تھپڑ نہیں مارا بھتیجے عتیبہ کے منہ پر، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چچا نے کہا ''بھتیجے! تم اس بددعا سے بچ نہیں سکتے'' اور اس کے جانے کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیحت کی ''اے میرے بھتیجے میں تمہیں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ اس راستے کو چھوڑ دو لوگوں کے آباؤ اجداد کے دین کو کچھ مت کہو اور اپنا کام کرتے رہو۔رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت اتنے بیزار ہوئے کہ بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ ''اے اللہ! عتیبہ پر اپنے درندوں میں سے ایک درندہ مسلط کر دے'' اور پھر لکھا ہے کہ وہ سفر پر جانے لگا تو باپ (ابولہب) کو فکر ہوئی۔پوچھا کیا کر کے آئے ہو؟ اس نے کہا میں نے یہ کیا ہے اور جواب میں محمد ﷺ نے مجھے یہ کہا'' کہنے لگا بیٹے! اب تیری خیر نہیں'' کافر ہونے کے باوجود یہ یقین تھا کہ جو کچھ فرما دیا ہے، ہو کر رہے گا۔شام کے سفر میں گیا اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اس میرے بیٹے کی حفاظت کرو انہوں نے کہا کہ ایسی کیا بات ہے تم ہمارے سردار ہو، اس کو سب سے اونچے ٹیلے پر سلایا اور سب لوگ نیچے سو گئے لکھتے ہیں سیرت والے رات کو ایک شیر آیا۔اس نے سب کے منہ سونگھے، نہیں ملا تو پھر چاروں طرف غور کر کے ایک جست لی اور اوپر چڑھ گیا اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے واپس چلا گیا۔تب اس کے باپ ابولہب نے کہا ''میں سمجھ گیا تھا کہ خدا کی قسم، محمد ﷺ کی بددعا سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔''

جو اللہ و رسول ﷺ نے فرمایا اس پر ڈٹے رہو پھر اللہ کی مدد شامل ہوگی۔مستقبل میں کیا ہوتا ہے، پتہ نہیں لیکن اس وقت دو آدمیوں کا رعب پورے کفر پر ہے پورے مسلم ممالک کا رعب نہیں، صرف دو آدمیوں کا رعب ایک مُلّا عمر کا اور ایک ہمارے بھائی اسامہ کا۔سوتے ہوئے بھی ان کو اسامہ یاد آ جائے تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتے ہیں، اب کفار کی نیندیں غائب ہو گئی ہیں یہ ان کے ایمان کی استقامت کی علامت ہے کہ انہوں نے ایمان پر استقامت اختیار کی اور کفر کو ہلا دیا۔تمام وسائل کے باوجود اس کا ایک بال بھی بیکا نہ کر سکے، اللہ اکبر! نوے ہزار فوج ان دونوں کے پیچھے ہے، مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں، پتہ نہیں اللہ کے ہاں کتنا اجر بڑھ رہا ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے، جیسے تم ایک گھوڑی کے بچے کو پالتے ہو تو وہ پلتے پلتے

گھوڑا بن جاتا ہے۔ مثال دی حضور ﷺ نے ایسے ہی تم ایک کھجور کا دانہ خدا کے رستے میں خرچ کرتے ہو، اللہ اس کو پالتے ہیں، جب قیامت کے دن پہنچو گے تو وہ ایک پہاڑ بنا ہوگا، اجر کے اعتبار سے، ایسے ہی نا معلوم، ان کے مقامات کو اللہ نے کتنا اونچا کر دیا۔ تو حق پر ڈٹ جاؤ پہلے حق تلاش کرو جب حق مل جائے تو پھر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاؤ اور اللہ کے بندے بن جاؤ جب اللہ کے بن جاؤ گے تو پھر اللہ اپنے فرشتوں کو مدد کے لیے نازل کرے گا۔ ''**تتنزل علیهم الملئكة**'' اسکا فیصلہ ہے ضرور مدد آئیگی انشاء اللہ، دو باتیں نجات کی اور تیسری بات حضور ﷺ نے فرمائی، میانہ روی اختیار کرنا تونگری کے عالم میں اور غربت کے عالم میں، غریب امیر کی نقالی میں اپنا گھر نہ تباہ کرلے اور امیر اپنی دولت کے نشے میں غریبوں کا مذاق نہ اڑائے تبذیر و اسراف دونوں سے بچو، مالدار بھی گناہ سے بچ جائے گا اور فقیر نادار بھی تباہی سے بچ جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھنا، اترانا انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

بازگشت

اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر......؟

حکومت کی طرف سے دینی مدارس کا نصاب تبدیل کرنے کا مطالبہ جہالت اور مداخلت ہے۔ حکومت دینی معاملات میں بے جا مداخلت سے باز رہے۔ حکومتی ارکان نے جب دینی نصاب پڑھا ہی نہیں تو اس کی اصلاح کا دعویٰ حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ جو آدمی دینی علوم کی ''الف ب'' بھی نہیں جانتا وہ ہمارے نصاب کو غلط کہتا ہے۔ یہ مسخرہ پنے کی بات ہے۔ مولوی، غربت اور فقر کے باوجود دین کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔ حکومت اسکولز، کالجز پر کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہے۔ بتائیے وہاں سے کیا جنم لے رہا ہے؟ کھلاڑی، گویئے نچئیے، جاگیرداروں کے ''راکھویں'' اور سیاست دانوں کے بغل بچے اور اس کے سوا پچاس برس کی پونجی کیا ہے۔ ہمارے ملک میں ہمیشہ حکومتیں ہی مذہبی طبقاتی کشمکش پیدا کرتی ہیں۔ اسی میں سیاسی مچھندروں کا مفاد ہے۔ حکومت مختلف طبقات کے لوگوں کو نوازنا چھوڑ دے تو طبقاتی کشمکش کی آگ بجھ جائے گی۔ اس حوالے سے حکومتی بیانات قابل صد ملامت و مذمت ہیں۔ ایک طبقے کو تنقید و ملامت کا ہدف بنایا ہوا ہے اور دو طبقوں کی سرپرستی ہو رہی ہے......

اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر؟

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ (اگست ۱۹۹۹ء)